حوالے دینے سے منع فرماتے تھے۔ اس سلسلے میں اپنے استاد ناصرالدین البانی سے متاثر تھے'' (ص ۵۸)۔ ۱۹۹۱ء میں قومی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا: ''پختون خواہ کے نام سے مجھے نفرت ہے'' (ص ۳۰۰)۔ ان اقتباسات سے مولانا حسن جان شہید کے طرزِ فکر کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

مولانا عبدالقیوم حقانی نے ماہ نامہ القاسم کی اس اشاعتِ خاص میں اس ممتاز عالمِ دین اور جرأت مند انسان کے احوال کو حلقہ احباب کی مدد سے مرتب کر کے اہم خدمت انجام دی ہے۔ (سلیم منصور خالد)

چودھری افضل حق اور ان کی تصنیف زندگی [سوانح اور فکری وفنی مطالعہ]، ڈاکٹر اسلم انصاری۔ ناشر: دارالکتاب، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۷۲۳۵۰۹۴-۰۴۲۔ صفحات: ۲۸۰۔ قیمت: ۲۷۵ روپے

اردو ادب کی جو کتابیں اپنے مصنفین کی دائمی شہرت اور مسلم تہذیب پر دُور رَس اثرات کا باعث بنیں، ان میں چودھری افضل حق (۷ جنوری ۱۸۹۳ء-۸ جنوری ۱۹۴۲ء) کی کتاب زندگی (۱۹۳۰ء) بہت نمایاں ہے۔ بعض گھریلو اور معاشی مجبُوریوں کے پیش نظر وہ تعلیم ادھوری چھوڑ کر پولیس میں سب انسپکٹر بھرتی ہوگئے۔ سرکاری ملازمت کے چار پانچ برس انھوں نے دل پر جبر کر کے گزارے، تاہم ایک جلسے میں ڈیوٹی کے دَوران سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے خطاب سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انگریز کی ملازمت سے مستعفی ہوگئے۔ کانگریس، تحریک خلافت اور مجلس احرار سے وابستہ رہے اور گرفتار ہوئے۔ چودھری صاحب اپنی شبانہ روز سیاسی سرگرمیوں اور شعلہ بیانی کے باعث سول نافرمانی کی تحریک کے دوران گرفتار ہوئے اور انھیں گورکھپور کی جیل میں بند کر دیا گیا۔ قید کے دنوں میں انھیں احساس ہوا کہ زندگی کی حقیقتوں کی نقاب کشائی کرنی چاہیے تاکہ لوگوں میں زندگی کا شعور پیدا ہو۔ زندگی کے نام سے منصۂ شہود پر آنے والی یہ کتاب عالمِ مثال، عالمِ ارواح یا جہانِ افلاک کی روحانی یا تخیلی سیر پر مبنی ابوالعلامعری کے رسالۃ الغفران، حکیم سنائی کی مثنوی سیر العباد الی المعاد، دانتے کی طربیہ ایزدی اور اقبال کی جاوید نامہ کی طرز پر اردو کی اب تک واحد تصنیف ہے۔

ڈاکٹر اسلم انصاری داد کے مستحق ہیں، جنھوں نے اس کتاب کو اپنی تحقیق کے لیے منتخب کیا۔